بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جشن سالانہ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۱۔ جمعہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	یکم ربیع الاول ۱۳۹۰ھ ۔ ۸ ہجرت ۱۳۴۹ہش ۔ ۸ مئی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۰۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ورودِ مسعود

ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے احباب، وزراءِ مملکت اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی طرف سے پُرجوش و والہانہ استقبال

ریڈیو سیرالیون نے حضور کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا

پاکستان کے جملہ احبابِ جماعت کے نام حضور ایدہ اللہ کی طرف سے محبت بھرے سلام کا بیش بہا تحفہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور گیمبیا میں احمدیہ مشنوں اور چیدہ چیدہ شہروں کی احمدیہ جماعتوں کا دورہ فرمانے اور ان سب ممالک میں استقبالیہ تقاریب میں شرکت، مملکتوں کے سربراہوں سے ملاقات، دانشوروں اور اہلِ علم حضرات سے خطابات، عام پبلک لیکچروں، خطباتِ جمعہ نیز پریس کانفرنسوں، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ اسلام کا پیغام نہایت کامیابی سے پہنچانے کے بعد اب سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پہنچ چکے ہیں۔

چنانچہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب فری ٹاؤن سے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۵ مئی کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز گیمبیا کا تبلیغی دورہ بہت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد ۵ مئی کو ایک بجے بعد دوپہر گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ورود فرما ہوئے۔ فضائی مستقر پر ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کا نہایت پُرجوش اور والہانہ طریق پر استقبال کیا۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم سیرالیون کے ذاتی نمائندہ نے بھی فضائی مستقر پر پہنچ کر حضور کو نہایت پُرتپاک طریق پر خوش آمدید کہا اور حضور کی تشریف آوری پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ مزید برآں سیرالیون کے وزراءِ مملکت، دیگر سربرآوردہ حضرات اور معززینِ شہر خاصی بڑی تعداد میں حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کا استقبال کرنے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور کے استقبال کا منظر بہت دلکش اور ایمان افروز تھا۔ ریڈیو سیرالیون نے حضور کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا جو ملک بھر میں بڑی دلچسپی اشتیاق اور خوشی کے ساتھ سُنا گیا۔ فری ٹاؤن پہنچنے کے بعد حضور نے ایک پریس کانفرنس میں ملک کے اخباری نمائندوں سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ پاکستان کے جملہ احبابِ جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر رہے حضور کو قدم قدم پہ اپنی خاص تائید و نصرت اور غیر معمولی برکات سے نوازتا رہے حضور کے کلمات اور ارشادات میں وہ جذب اور اثر پیدا کرے کہ اہلِ افریقہ کے دل بے اختیار اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں اور وہ اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں اور خدا کی امان کے سایہ میں جمع ہونے کے لئے اِس طرح دیوانہ وار دوڑے چلے آئیں کہ ہم یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی بخیر و عافیت کامیاب و کامران مراجعت کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

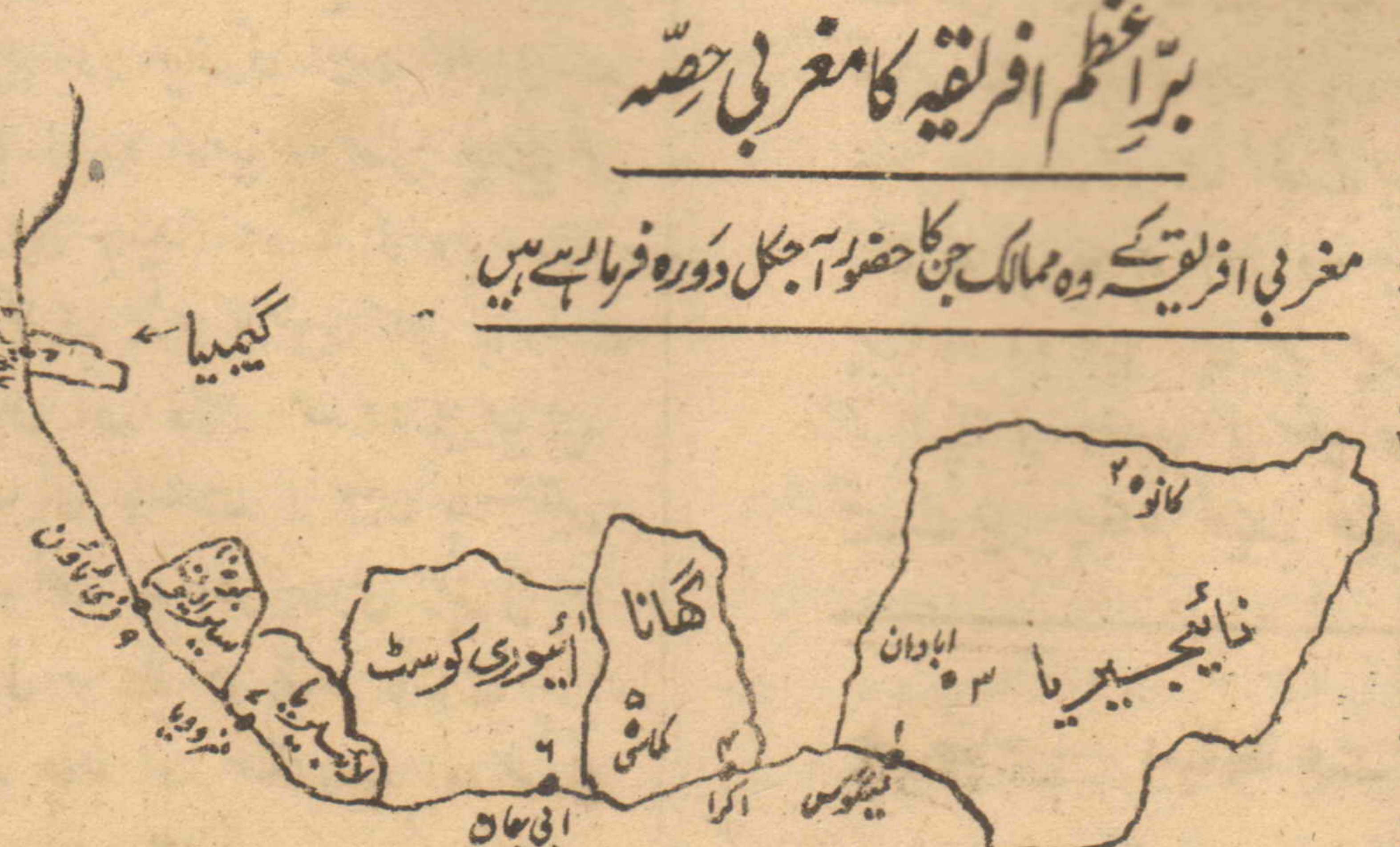

برِّ اعظم افریقہ کا مغربی حصّہ

مغربی افریقہ کے وہ ممالک جن کا حضور آجکل دورہ فرما رہے ہیں

اخبارِ احمدیہ

● جماعتِ احمدیہ لندن کے مخلص دوست مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب پچھلے چند دنوں سے بیمار ہیں مسلسل بخار کے علاوہ چھاتی میں درد بھی رہتی ہے۔ کمزوری خاصی ہو گئی ہے۔ احباب سے اس مخلص دوست کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کی بچی بھی اکثر بیمار رہتی ہیں ان کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے ؛

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

● مکرم طٰہٰ محمد قزق صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اپریشن کی غرض سے ان کو لندن لے جایا گیا ہے۔ امید ہے کہ اب تک ان کا اپریشن ہو چکا ہو گا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

● جماعتِ احمدیہ بنوں کے صدر محترم نوابزادہ محمد امین خان صاحب جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑے متدین اور مخیّر دوست ہیں اپنے حالیہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :-

"میری اہلیہ صاحبہ آجکل بیماری کی تشویشناک حالت سے گزر رہی ہیں جس کی وجہ سے سخت پریشان ہوں"

قارئین کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نوابزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ کو جلد صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔

خاکسار شبّیر احمد

وکیل المال اوّل تحریک جدید

گیمبیا میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ تازہ اطلاع صـ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مسعود احمد جہلمی پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ ہجرت ۱۳۴۹ہش

مَن عرف نفسہٗ عرف ربّہٗ

اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہاتھ پاؤں دیگر جسمانی اعضاء اور ان اعضاء میں خاص قوتیں رکھی ہیں۔ مثلاً پاؤں اور ٹانگیں چلنے کے لئے آنکھ دیکھنے کے لئے اور کان سُننے اور ناک سُونگھنے کے لئے۔ یہ اِس لئے ہیں کہ ہم بیرونی دُنیا کا احساس کر سکیں اور اپنی ضرورت کے مطابق ان سے استفادہ کریں اور اگر ان سے خطرہ ہو تو بچ جائیں۔

ایسے اعضاء حیوانوں اور انسانوں میں تقریباً یکساں ہیں بلکہ بعض حیوانوں میں بعض حِسیں انسان سے بہت زیادہ تیز ہوتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے حیوان کا زیادہ کام اسی حِس سے پڑتا ہے جو تیز ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی جب کسی خاص حِس سے محروم ہوتا ہے تو اس کی بعض دوسری حِسیں تیز ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک اندھے کی چھُونے کی حِس تیز ہوتی ہے جس کے سہارے پر ایسے کام بھی لے لیتا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

مگر حیوانوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ذہن اور عقل عطا فرمائے ہیں۔ اگرچہ ابتدائی حالت میں درجہ بدرجہ دوسرے حیوانوں میں بھی یہ چیزیں ہوتی ہیں لیکن اپنے کمال کو انسان ہی میں پہنچتی ہیں۔ اور انسان ذہن اور عقل کے سہارے ایسے ایسے کام کر سکتا ہے جو کوئی حیوان نہیں کر سکتا خواہ اس میں کتنی طاقت ہو۔ چنانچہ انسان عقل اور ذہن سے کام لے کر شیروں کو اور ہاتھیوں کو گرفتار کر لیتا ہے اور ان سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتا ہے۔

ادنیٰ درجے کے حیوان مثلاً بَیل۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ تو انسان کے ہاتھ میں کھلونوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ انسان ان سے کئی ایک طاقت کے کام لیتا ہے۔ گھوڑا سواری کے کام آتا ہے۔ گائے بھینس دودھ دیتے ہیں اور بَیل اور اُونٹ علاوہ ازیں باربرداری کا کام دیتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے دوسرے قویٰ تو بہت کم ترقی کرتے ہیں مگر ذہن اور عقل کی رفتارِ ترقی بہت زیادہ ہے۔ وہ ذہن اور عقل کے ذریعہ کائنات کی اکثر قوتوں پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نے انہی کے بل بوتے پر جہاں زمین پر تیز رفتار سواریاں ایجاد کر لی ہیں وہاں ہوا میں اُڑنے والے جہاز اور پانی میں تیرنے والی کشتیاں بنائی ہیں اور ان میں روز بروز ترقی ہوتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اب انسان کم از کم چاند پر کمندیں ڈالنے لگا ہے۔ چنانچہ امریکہ دو چاند کی مہمیں کامیابی سے سر کر چکا ہے لیکن تیسری مہم میں جو فطرتاً زیادہ کامیاب ہونی چاہیئے تھی وہ ناکام ہوئا ہے اور خلائی جہاز میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے اس کو زمین پر واپس آنا پڑا اور واپسی کو ہی بڑی کامیابی سمجھا جا رہا ہے۔

اِس سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی عقل اور ذہن محدود چیزیں ہیں اور خواہ وہ کتنی ترقی کر جائیں اس کائنات کی وسعت کو نہیں پا سکتیں کہیں نہ کہیں ان کو شکست ضرور ہوتی ہے۔ خود یہ امر ہماری رہنمائی اِس بات کی طرف کرتا ہے کہ کوئی ایسی ہستی ہونی چاہیئے جو تمام کائنات پر قابو رکھتی ہے۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چاند اور ستارے اور سورج اپنے اپنے محور میں چلے جا رہے ہیں اور انسان ابھی تک ان کی حکمتوں کو پانا تو کجا اس سمندر کے کنارے تک بھی نہیں پہنچ سکا۔ (باقی)

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

زکوٰۃ اور اس کی اہمیّت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ: ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ اِلَیَّ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ اِلَیَّ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ اُمِّہٖ حَتّٰی تَاْتِیَہٗ ھَدِیَّتُہٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا وَاللّٰہِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَحْمِلُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ لَقِیَ اللّٰہَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَّھَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ" ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رُئِیَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم ھدایا العمال ص ۱۹۸/۲۰۱)

حضرت عبدالرحمان بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو جس کا نام ابن لُتبیہ تھا محصّل صدقات مقرر کیا۔ جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپؐ کا ہے اور یہ تحفہ کے طور پر مجھے ملا ہے۔ اِس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا دیکھو مَیں تم میں سے ایک آدمی کو کوئی ایسا کام سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ نے میری نگرانی میں دیا ہے۔ پھر جب وہ کام کر کے واپس آتا ہے تو کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ اگر وہ سچّا ہے تو کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہا اور تحفے اور ہدیے اس کے پاس آتے رہے۔ خدا کی قسم جو شخص بھی تم میں سے کچھ بغیر حق کے لے گا وہ قیامت کے دن اُسے اُٹھائے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گا۔ پس تم میں سے کسی کو مَیں وہاں نہ دیکھوں کہ اللہ تعالےٰ کے حضور وہ حاضر ہو اور اُونٹ اُٹھائے ہوئے ہو جو کہ بلبلا رہا ہو۔ وہ گائے اُٹھائے ہوئے ہو اور وہ ہنکار رہی ہو۔ وہ بکری اٹھائے ہوئے ہو اور وہ ممیا رہی ہو۔ پھر آپؐ نے اتنے اُونچے ہاتھ اُٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا اے اللہ مَیں نے تیرا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

تاریخِ اسلام

ابوطالب بغیر ایمان لائے کیوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتے رہے؟

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

میری تقریر (بر موقع جلسہ سالانہ) سیرۃ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ الفضل کے سلسلہ میں ایک دوست نے دریافت فرمایا ہے کہ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر موقع پر دفاع کیا اور فدائیت کا اظہار کیا لیکن وہ آنحضرت صلعم پر ایمان نہیں لائے۔ بغیر ایمان لائے وہ آپ کی حفاظت اور مدد کے لئے اس درجہ کیسے کمربستہ ہو سکتے تھے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ سال کے تھے جب آپ کے دادا عبدالمطلب فوت ہوئے۔ دادا کے بعد آپؐ اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں آئے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ابوطالب اور حضورؐ کے والد عبداللہ سگے بھائی تھے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے ابوطالب کو آنحضرت صلعم سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی تھی۔ چنانچہ ابوطالب نے عمر بھر اپنے والد کی اس وصیت کو نبھایا۔ وہ سفر میں ہوتے یا حضر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ رکھتے اور آپؐ کی اپنی اولاد کی طرح نگہداشت کرتے۔ جب ابوطالب تجارتی غرض کے ماتحت شام کی طرف گئے تو حضورؐ کو اپنے ساتھ ہی لے گئے حالانکہ اس وقت حضورؐ کی عمر صرف بارہ سال تھی۔ جب آپؐ جوان ہوئے تو مکہ میں قحط رونما ہوا۔ آپؐ نے اپنے چچا عباسؓ کو کہا۔ آپ کے بھائی کثیر العیال ہیں ہم ان کی اس طرح مدد کریں گے۔ ان کا ایک بچہ آپ لے لیں اور ایک کی پرورش میں اپنے ذمہ لے لیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت جعفرؓ کی کفالت حضرت عباسؓ نے اپنے ذمہ لے لی جبکہ حضرت علیؓ کی پرورش کی ذمہ داری آپؐ نے اٹھائی۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر دس سال تھی۔

حضرت علیؓ کو حضورؐ کا ساتھ دینے کی ہدایت

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کیا اور حضورؐ مکہ کی گھاٹیوں میں چھپ چھپ کر نماز ادا فرماتے تھے تو ایک دن ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کو نماز پڑھتے دیکھا تو حضورؐ سے پوچھا۔ بھتیجے! یہ کیا دین ہے جس پر آپ عمل پیرا ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"عمّ! ھذا دین اللہ ودین ملائکتہ ودین رسلہ ودین ابینا ابراھیم"۔

(ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۲۳)

اے چچا! یہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اس دین کی اشاعت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چچا! آپ سب سے بڑھ کر مستحق ہیں کہ میں آپ کو اس دین کی دعوت دوں اور آپ کو سب سے پہلے اسے قبول کرنا چاہیئے۔ ابوطالب نے جواب دیا:۔

"ای ابن اخی انی لا استطیع ان افارق دین آبائی وما کانوا علیہ ولکن واللہ لا یُخلَصُ الیک بشیءٍ تکرھہٗ مابقیتُ"۔ (ابن ہشام صفحہ ۱۲۳)

اے بھتیجے! میں اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ نہیں سکتا لیکن جب تک میں زندہ ہوں تجھے کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔

اس کے بعد جو واقعات پیش آئے وہ ابوطالب کے اس عہد اور عزم کی تصدیق کرتے ہیں۔ ابوطالب نے پھر حضرت علیؓ سے بھی پوچھا کہ بیٹا یہ کیا دین ہے جس کی تو نے پیروی کی ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا ابا! میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آیا ہوں اور میں ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اس پر ابوطالب نے کہا بیٹا اَمَا انہ لم یدعک الا الی الخیر فالزمہ۔ کہ یہ تمہیں بھلائی کی طرف لے جائیں گے تم ان کے ساتھ رہنا۔ یہ پہلا واقعہ ہے جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقِ عبادت اور دین کی تعریف کی۔ نہ صرف تعریف کی بلکہ اپنے لختِ جگر کو اس پر قائم رہنے کی تلقین کی اور حضورؐ کو اپنی مدد کا یقین دلایا لیکن انہوں نے باپ دادا کے دین کو خیر باد کہنے سے معذوری کا اظہار کیا۔

سردارانِ قریش کا پہلا وفد ابوطالب کی خدمت میں

جب حضورؐ نے خدا کی توحید کی اشاعت شروع کی اور جھوٹے معبودوں کی خدائی کا پول کھولنا شروع کیا تو کفار کے سردار ایک وفد کی صورت میں ابوطالب کے پاس آئے۔ اس وفد میں عتبہ، شیبہ، ابوسفیان، ابوجہل، ابن ہشام بن مغیرہ، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل شامل تھے اور ابوطالب سے کہا کہ تیرا بھتیجا ہمارے معبودوں اور ہمارے دین کی تردید کرتا ہے اسے روکیں۔ لیکن ابوطالب نے نرم گفتاری سے ان کے جوش و غضب کو ٹھنڈا کر کے انہیں واپس کر دیا

دوسرا وفد

حضور خدائی پیغام کو پہنچاتے رہے اور قلوب کی کشت میں توحید کے بیج بوتے رہے۔ قریش اسے بھلا کب برداشت کرتے تھے انہوں نے پھر ایک وفد بنایا اور ابوطالب کے پاس آئے اور کہا ابوطالب! ہم آپ کی عمر اور مرتبہ کا لحاظ کرتے ہیں لیکن آپ کا بھتیجا ہمیں ذلیل کر رہا ہے۔ ہمارے معبودوں کی توہین کرتا ہے۔ ہم اپنے باپ دادا کو گالیاں نہیں سُن سکتے۔ یا تو اس کو منع کریں ورنہ ہم میں سے ایک نہ ایک ہلاک ہو جائے گا۔ ابوطالب نے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُلوا بھیجا اور کہا کہ اس طرح قریش کے سردار آئے تھے اور انہوں نے یہ یہ کہا تھا۔ آپ نے کہا بھتیجے! مجھ پر اور اپنی جان پر رحم کر اور مجھ پر وہ بوجھ نہ ڈال جسے میں اٹھا نہیں سکتا۔ حضورؐ نے اس سارے ماحول پر نگاہ ڈالی اور ایسا ایمان افروز جواب دیا جو حضورؐ کی سیرۃ، عزم اور عشقِ خداوندی پر دال ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

یا عمّ واللہِ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علیٰ ان اترک ھٰذا الامر حتّی یظھرہ اللہ او اُھلکَ فیہ ما ترکتہٗ (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)

اے چچا! اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو بائیں پر لاکر رکھ دیں اور پھر کہیں کہ میں توحید کی اشاعت سے باز آجاؤں تو پھر بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اس عقیدہ کی اشاعت میں اپنی جان دے دوں گا۔ یا توحید غالب ہو گی یا میں اپنی جان اس راہ میں دے دوں گا اس موقعہ پر ہی آپ کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئی تھیں اور اس نظارہ کو دیکھ کر ہی ابوطالب نے کہا تھا۔ بھتیجے! جا جو چاہے کر۔ میں تیرا ساتھ کبھی نہ چھوڑوں گا۔

تیسرا وفد اور ایک عجیب پیشکش

قریش نے جب دیکھا کہ یہ دھمکی بھی کارگر نہیں ہو سکی تو انہوں نے ایک نہایت درجہ خوبرو، کڑیل جوان "عمارۃ بن ولید" نامی اپنے ساتھ لیا اور ابوطالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔ ابوطالب! یہ عرب کا حسین ترین شخص ہے۔ تُو یہ لے لے اور ہمیں محمدؐ دے دے تاکہ ہم اس کو قتل کر کے قوم میں فساد و انتشار کا دروازہ بند کر دیں۔ ابوطالب نے کہا۔ تم نے یہ خوب کہی واللہ لبئس ما تسومونی اُتعطفوننی ابنکم اغذوہ واُعطیکم ابنی تقتلونہٗ؟ ھذا واللہِ لا یکون ابداً (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۷۲) کیا بدترین سودا ہے۔ میں تمہارے بیٹے کو رکھ کر پالوں پوسوں اور تمہیں اپنا لختِ جگر دے دوں تاکہ تم اسے قتل کرو۔ اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔

جب قریش نے یہ دیکھا کہ ابوطالب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع اور مدد سے دستکش نہیں ہوتے اور کوئی دھمکی اور کوئی لالچ انہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں کر سکتا تو انہوں نے اپنی راہ لی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ ابوطالب نے ہر موقعہ پر آپؐ کا ساتھ دیا۔ وہ دشمنوں کے سامنے ڈھال بنے رہے۔ حضورؐ تبلیغ میں مصروف رہے اور خدائی نصرت کو اپنی دعاؤں اور صبر سے جذب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے چند ماہ بعد حضرت ابوطالب بھی اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔

ابوطالب بسترِ مرگ پر

جب ابوطالب بیمار پڑے تو ایک بار پھر سردارانِ قریش اکٹھے ہوئے اور انہوں نے مشورہ کیا۔ دیکھو عمرؓ اور حمزہؓ مسلمان ہو گئے ہیں، لوگ اسلام لا رہے ہیں، چلو ابوطالب کے پاس چلیں اور انہیں کہیں کہ آپ ہمارا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تصفیہ کروا دیں۔ کچھ ہم اپنے مطالبات کم کریں کچھ اس کو کہیں کہ چھوڑ دے، ہم اس کے دین سے تعرض نہ کریں گے وہ ہمارے دین سے تعرض نہ کرے۔ چنانچہ عتبہ، شیبہ، ابوجہل، امیہ اور ابوسفیان اکٹھے ہو کر ابوطالب کے پاس آئے اور اسے یہی کچھ کہا۔ ابوطالب نے اپنے بھتیجے کو بُلوا بھیجا اور قریش کے مطالبات ان کے سامنے رکھے۔ حضورؐ نے سُنا تو فرمایا میری ایک بات یہ اختیار کر لیں

تو عرب و عجم کے مالک ہو جائیں گے۔ ابو جہل نے سمجھا سودا ہو رہا ہے۔ کچھ ہم اپنی باتیں چھوڑ رہے ہیں کچھ یہ چھوڑیں گے۔ اس نے جواب دیا ہم آپ کی دس باتیں مان لیں گے حضورؐ نے فرمایا:۔

"لا الٰہ الا اللہ کہدو اور
بتوں کو چھوڑ دو"

سرداران قریش نے سنا تو ہاتھوں پر ہاتھ مارنے لگ گئے اور جواب دیا:۔

"أتريدُ يا محمد ان
تجعل الألهة الٰهًا
واحداً انّ امرك لعجب"

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۸۴)

محمدؐ! تو ہمارے سب معبودوں کو ختم کر کے ایک معبود بنانا چاہتا ہے۔ تو بھی عجیب ہے۔ پھر آپس میں یوں گویا ہوئے۔ بھئی! یہ کچھ بھی نہیں چھوڑتا۔ چلو اپنا کام کرو۔

مؤرخ ابن ہشام اس جگہ پر لکھتا ہے کہ ابوطالب نے یہ سنا تو کہا۔ بھتیجے! تو نے ٹھیک کہا۔ حضورؐ نے جب یہ سنا تو محسوس کیا کہ ابوطالب بھی متاثر ہو رہے ہیں چنانچہ انہوں نے ابوطالب سے کہا۔ چچا! تو لا الٰہ الا اللہ کہدے میں تیری شفاعت قیامت کے روز کروں گا۔ لیکن ابوطالب نے جواب دیا:۔

"واللہِ لولا مخافة السبّة
عليك وعلى ابن ابيك
من بعدى وان تظن قريش
انّى انّما قلتُها جزعاً
من الموت لقلتُها،
لا اقولُ لها الّا لاسرّك
بها"

خدا کی قسم اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ قریش کہیں گے موت کے ڈر کی وجہ سے کہدیا اور پھر میرے بعد ہماری اولاد کو طعنے دیں گے تو میں تیری خوشی کی خاطر یہ کہدیتا"

زرقانی میں آیا ہے کہ ابوطالب نے وفات کے وقت سرداران قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کی تھی۔

لباب الخیار کے مصنف لکھتے ہیں کہ ان سرداروں سے مخاطب ہو کر ابوطالب نے کہا تھا:۔

"قد جاءكم بأمرٍ قبلَه
الجنان وانكره اللسان
مخافة الشنان"

اے سردارو! تمہارے پاس ایسا پیغام لایا ہے جسے دل نے تو قبول کیا لیکن زبان نے انکار کیا۔ قوم کے بغض کے ڈر کی وجہ سے۔

اس موقعہ پر لباب الخیار کا مصنف لکھتا ہے:۔

"كان يدرأ عنه الاعداء
ويدفع عنه الاعداء
يمنعهُ ممّن يُريدُ
اذاهُ ومع انّهٗ كان
يصدّق الرسول
فيما جاء به ويعتقد
صدقهٗ بكلِّ ما اُخبرَ
لم ينطق بالشهادتين
حتّى اٰخر لحظةٍ من
حياته خوفاً من تغييرِ
قومهٖ اياه"

(لباب الخیار صفحہ ۷)

کہ ابوطالب دشمنوں کو حضورؐ سے باز رکھتے، تکلیف دینے والوں سے حضورؐ کا دفاع کرتے حضورؐ کے دعویٰ کے مصدق تھے لیکن آخری وقت تک بھی لا الٰہ الا اللہ نہ کہا کہ قوم کیا کہے گی۔

ابن ہشام لکھتا ہے:۔

"وكان لهٗ عضداً و
حرزاً فى امره ومنعةً
وناصراً على قومه"

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)

کہ ابوطالب حضورؐ کے دست و بازو تھے، معین و مددگار رہے اور قریش کے برخلاف ان کی حمایت کرتے تھے۔

ان واقعات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ابوطالب نے حضورؐ کی کفالت کی۔ آپؐ کو سفر و حضر میں ساتھ رکھا۔ آپؐ سے اپنی اولاد کی طرح انہوں نے محبت کی۔ دعویٰ نبوت کے بعد حضورؐ کی ہر آن مدد کی۔ سرداران قریش کے سامنے آپ دیوار بنے رہے۔ حضورؐ کا ساتھ کسی حالت میں نہ چھوڑا۔ حضرت علیؓ کو ان کی پیروی کے لئے کہا۔ آپؐ کی تعریف میں ایسے اشعار کہے جو اُن کی دلی وابستگی پر دلالت کرتے ہیں لیکن برادری کے خوف یا طعنوں کا مقابلہ نہ کر سکے اور زبان سے توحید و رسالت محمدیہ کا اقرار نہ ہو سکا۔

بیعت سے متعلق ایک روایت

ابن ہشام بیان کرتا ہے کہ مرض الموت میں جب حضورؐ نے ابوطالب سے بیعت کے لئے کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہماری نسل کو قوم طعنہ دے گی اور ان کی طرف عار منسوب کرے گی تو عباسؓ نے دیکھا کہ وفات کے وقت ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ انہوں نے کان لگا کر سنا تو کہا:۔

"يا ابن اخى واللهِ لقد
قال اخى الكلمة التى
امرتَهٗ ان يقولَها"

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۸۹)

اے بھتیجے! میرے بھائی نے وہ کلمہ کہا جو تُو نے اسے کہنے کے لئے کہا تھا۔

اس سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ وفات کے وقت انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا تھا۔ لیکن ابن ہشام اس کے بعد لکھتا ہے کہ حضورؐ نے عباسؓ کو جواب دیا "لم اسمع" (میں نے نہیں سُنا) گویا حضورؐ نے حضرت عباسؓ کی بات کو قبول نہیں فرمایا۔

اس کے علاوہ مسلم کتاب الایمان باب شفاعة النبى صلى الله عليه وسلم لابى طالبؓ التخفيف عنه بسببه" میں حضرت عباسؓ سے مروی ایک حدیث ہے جس میں حضرت ابوطالب کے ایمان کی نفی ہوتی ہے۔ اس حدیث میں حضرت عباسؓ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں کہ حضرت ابوطالب نے آپ کی مدد کی کیا اُن کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟

ہماری جماعت کے دوستوں کے لئے یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ آدمی تصدیق بھی کرے، دشمنوں کے مقابلہ میں اس کا ساتھ بھی دے لیکن اعلانیہ ایمان کا اظہار نہ کرے۔ ایسے بہت سے غیراز جماعت احباب ہیں جو مصدق ہیں اور بعض اوقات چندہ بھی دیتے ہیں۔ جماعت کی تعریف بھی کرتے ہیں لیکن بیعت کر کے جماعت میں داخل نہیں ہوتے۔ بیعت کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ بعض دفعہ کوئی انسان رشتہ داری کی تپک کرتا ہے۔ دوستی کی پاسداری کرتا ہے۔ حسن اخلاق سے متاثر ہوتا ہے اس لئے ساتھ دیتا ہے۔ لیکن ایمان کے اظہار کی جرأت برادری کے خوف سے یا اپنی لیڈری کے جاتے رہنے کے خوف سے نہیں کرتا۔

درخواستِ دُعا

میری بیوی بلڈ پریشر سے بیمار ہے بزرگانِ جماعت صحتِ کاملہ کی دعا فرماویں۔
(ملک عبدالعزیز احمدی گجرات)

وقفِ جدید کی پہلی ششماہی ختم ہونے کے قریب ہے

احبابِ وقفِ جدید کے وعدوں کی جلد از جلد ادائیگی فرمادیں

دوست جانتے ہیں کہ وقف جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور اب مئی (ہجرت) کا مہینہ چل رہا ہے۔ ابھی تک متعدد جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے بجٹ کے مطابق ½ ادائیگی بھی نہیں کی ــــ ایمان کے شیریں ثمرات ایک خاص قسم کی مستقل مزاجی چاہتے ہیں ورنہ انکی برکات سے محروم ہونے کا خوف ہوتا ہے۔

پس وہ تمام احباب جنہوں نے وقف جدید کے لئے اپنے وعدہ جات بھجوائے ہوئے ہیں براہِ کرم اِس اعلان کو دیکھتے ہی اپنے اپنے وعدوں کے مطابق ادائیگی فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں ایمان کی راہ میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرماوے، آمین۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سیرالیون

مکرم مولوی عبدالشکور صاحب سابق مبلغ سیرالیون

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں مغربی افریقہ کے مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ پانچ مشنوں کا دورہ فرما چکنے کے بعد اب حضور سیرالیون میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اس ... ملک کے مختصر حالات تعارف کے رنگ میں احباب کے لئے پیش کئے جائیں۔

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک خود مختار ملک ہے جسے ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی۔ یہ بحر اوقیانوس کے مشرقی ساحل پر واقع ہے اس کے شمال اور مشرق میں فرنچ گنی اور جنوب میں لائبیریا کی حدود ملتی ہیں سارا ملک ہی پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے اور بارشوں کی کثرت کی وجہ سے خوب سرسبز و شاداب بھی آب و ہوا گرم مرطوب ہے لیکن موسم قریباً سارا معتدل سا رہتا ہے

اس کا رقبہ اٹھائیس ہزار ۲۸۰۰۰ مربع میل ہے اور موجودہ آبادی تیس لاکھ کے لگ بھگ ہے ملک کے اصلی باشندے دو بڑے قبیلوں پر مشتمل ہیں یعنی مینڈے (Mende) اور ٹمنی (Temni) البتہ ان کے علاوہ یہاں پر تھوڑی تھوڑی تعداد میں فولا۔ مینڈنگو۔ لمبا۔ سوسو۔ کرانکو۔ بالونکا۔ کسی اور سیبرو قبیلوں کے لوگ بھی آباد ہیں۔ ہر ایک قبیلے کی اپنی علیحدہ زبان ہے گویا اس نسبت سے اتنی تعداد میں ہی زبانیں یہاں پر بولی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ فری ٹاؤن۔ جو ملک کا دارالحکومت ہے میں اور اس کے اردگرد وہ لوگ آباد ہیں جنہیں یورپ کے لوگ مختلف افریقن ممالک سے غلام بنا کر امریکہ لے گئے تھے اور انہیں آزاد کرنے کے بعد یہاں لاکر بسایا گیا اسی وجہ سے اس شہر کا نام بھی فری ٹاؤن رکھا گیا۔ اور ان لوگوں نے اپنے لئے ایک زبان ایجاد کی جسے کریول کہا جاتا ہے یہ زبان انگریزی زبان کے بہت قریب ہے،

یہاں پر تین مذاہب کے پیروکار موجود ہیں۔ (۱) اسلام (۲) عیسائیت (۳) توہم پرست۔ اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جو کم و بیش ساٹھ فی صدی ہیں۔ دوسرے نمبر پر عیسائی ہیں اور سب سے کم وہ لوگ ہیں جو توہم پرست۔ بت پرست یا قریباً بے دین ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغ یہاں پر ۱۹۱۵ء میں لٹریچر کے ذریعہ پہنچ چکی تھی اور موسیٰ گارا صاحب وہ خوش نصیب سیرالیونین ہیں جنہیں سب سے پہلے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مکرم موسیٰ صاحب کو گلی میں گرا پڑا ایک ورق ملا جس میں سلسلہ کے متعلق معلومات تھیں گویا محض الٰہی تصرف کے ماتحت اس نیک روح تک پیغام حق پہنچا۔

اس کے بعد ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو سب سے پہلے سرزمین سیرالیون میں پہنچ کر پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی انہوں نے اس وقت صرف دو روز تک سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں قیام فرمایا۔ مگر اس مختصر قیام میں آپ نے ایسے ولولے اور جوش سے تبلیغ کی کہ اس کا نہ مٹنے والا اثر آج تک بھی ویسے ہی تازہ ہے سیرالیون کے اکثر معمر اہل علم دوست ان کی آمد کو سیرالیون کے مسلمانوں کے لئے ایک تاریخی واقعہ سے موسوم کرتے ہیں، مولانا نیر صاحب مرحوم کے بعد مکرم مولوی فضل الرحمان صاحب حکیم رضی اللہ عنہ کو بھی تین بار فری ٹاؤن سے گذرنے کا اتفاق ہوا۔ جس دوران میں ان کی تبلیغ کے ذریعہ چند ایک نیک روحوں نے احمدیت قبول کی۔

سیرالیون میں باقاعدہ مشن کی ابتداء اس وقت ہوئی جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مکرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم گولڈ کوسٹ (غانا) سے سیرالیون میں بحیثیت باقاعدہ مبلغ تشریف لے گئے مکرم مولوی صاحب مرحوم مصائب و مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے دیوانہ وار اپنے نیک مقصد میں مصروف رہے آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلصین کی ایک جماعت عطا فرمائی۔ قریباً تین سال تک مولوی صاحب موصوف اکیلے ہی مصروف جہاد رہے اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا بھی سیرالیون تشریف لے گئے جنہیں ایک طویل عرصہ تک سیرالیون میں تبلیغ کی توفیق ملی۔ ان کے علاوہ تینتیس مبلغین کو اس ملک میں تبلیغ کی توفیق ملی ان سب کے اسماء درج ذیل ہیں مکرم مولوی احسان الٰہی جنجوعہ صاحب مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب۔ مکرم مولوی عبدالحق ننگلی صاحب۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب مکرم مولوی احمد شاد صاحب۔ مکرم قریشی محمد افضل صاحب۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب مکرم مولوی عبدالقدیر شاہد صاحب۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری۔ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب۔ مکرم مولوی خلیل احمد صاحب اختر۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب۔ خاکسار عبدالشکور۔ مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب۔ مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب۔ مکرم مولوی غلام احمد نسیم صاحب۔ مکرم مولوی اقبال احمد غضنفر صاحب۔ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب۔ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری۔ مکرم مولوی داؤد احمد صاحب حنیف مکرم محمد اسحاق صاحب خلیل۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔ مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر۔ مکرم مولوی عزیز الرحمان صاحب خالد۔

اللہ تعالیٰ نے ان مبلغین کی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ اور جماعت کو مخلصین کی کثیر تعداد عطا فرمائی ہے اس وقت ملک میں قریباً ۵۰ مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور جماعتوں کے قریب مساجد ہیں۔ ہر طبقہ کے لوگوں نے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ ملک میں اکثریت مسلمانوں کی ہے لیکن اس کے باوجود یہ تلخ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ اعلیٰ طبقہ میں عیسائیت کا اثر ہے اور عیسائی ہی بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ملک کے قریباً تمام ہی تعلیمی ادارے عیسائی مشن چلا رہے تھے اس بناء پر اس امر کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام ہو۔ ہمارے ابتدائی مبلغین نے اس بات کو سمجھ لیا کہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے ان کی آزادانہ تعلیم کا انتظام بہت ضروری ہے نہایت نامساعد حالات کے باوجود انہوں نے احمدیہ سکول کھولنے کی طرف توجہ دی خود حکومت کی طرف سے بھی بھاری حوصلہ شکنی کی گئی اور مشن کی اس سکیم کو ہر قیمت پر ناکام بنانے کی کوشش کی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آخر مشن کو تعلیمی میدان میں کامیابی شروع ہوئی اور جماعت کو متعدد تعلیمی ادارے قائم کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت ملک میں جماعت کے بیس پرائمری اور چار سیکنڈری سکول ہیں جو مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔ ہمارے ان سکولوں کے فارغ التحصیل خدا کے فضل سے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور وہ خود بڑے فخر سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ انہوں نے احمدیہ سکولوں میں تعلیم پائی۔

سیرالیون مشن کا اپنا پریس ہے جس کا نام مولوی نذیر احمد علی کی یاد میں "نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس" ہے۔ مشن کا اپنا ماہوار اخبار بنام افریقن کریسنٹ The African Cresent شائع ہوتا ہے۔ وہاں کی مشہور لوکل زبان مینڈے (Mende) میں قرآن کریم کے پارہ اول کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ لائف آف محمد کا مینڈے ترجمہ۔ نماز مینڈے زبان ترجمہ شدہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ایک پمفلٹ "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" "Why I believe in Islam" کا ترجمہ بھی اس زبان میں شائع کیا جا چکا ہے۔

جماعت کی مذکورہ مساعی کے نتیجہ میں وہاں کے سنجیدہ لوگ جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جماعت کی دینی و تعلیمی خدمات کے مداح ہیں بعض ایسے لوگ جن کو جماعت میں شمولیت کی سعادت نصیب نہیں ہوئی اس حقیقت کا برملا اظہار اکثر و بیشتر کرتے رہتے ہیں۔

اس موقعہ پر وہاں کے ایک سرکردہ مسلمان جناب آنریبل مصطفیٰ سنوسی صاحب سابق ڈپٹی پرائم منسٹر سیرالیون کا ایک حوالہ ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔ آپ نے ۱۹۶۷ء میں جماعت کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"احمدیت کے ذریعہ ہی یہاں پر اسلام کی بنیادیں مضبوط ہوئیں حضرت مولانا نیر جیسے نڈر سپاہیوں نے عیسائیوں کو شکست فاش دی میں اس حقیقت کے برملا اظہار سے نہیں رک سکتا کہ پاکستانی احمدی مبلغین نے باوجود تکالیف اور مصائب کے اسلام کی خاطر عظیم الشان قربانیاں کی ہیں ہمارے یہ پاکستانی بھائی ہندوستانی تاجروں کی طرح کسی تجارت اور دولت کی غرض سے نہیں آئے انہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر دینی لٹریچر مہیا کر کے ہمیں حقیقی اسلام سے روشناس کروایا ہے"

ہر اہم موقعہ پر جماعت احمدیہ کو نمائندگی دی جاتی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں سیرالیون کی جشن آزادی کے موقعہ پر جب جماعت احمدیہ کو نمائندگی ملی۔ تو اس وقت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ کو بحیثیت نمائندہ سیرالیون بھجوایا گیا اور انہوں نے جشن آزادی کی تقریبات میں شرکت کی۔

محض اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ مرکز احمدیت کی طرف سے جانے والے ہر نمائندے کو وہاں کے لوگ خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کا سال جماعت میں ایک خاص اہمیت کا حامل تھا۔ جب کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وہاں دورہ پر تشریف لے گئے اس دورے کے نہایت خوشکن نتائج پیدا ہوئے اور جماعت کے لوگ اس موقعہ کی یاد کو ایک قیمتی سرمایہ کے طور پر سمجھتے تھے! مگر اب یہ ان کی کتنی خوش نصیبی اور خوش بختی ہے کہ ان کا امام جس کو دیکھنے کے لئے وہ بے تاب تھے خود چل کر ان کے پاس پہنچ گیا ہے۔ اس سے ان کی برسوں پرانی دلی تمنا بر آئی ہے اس موقعہ پر وہ کس قدر خوش ہوں گے۔ اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں خلیفۂ وقت کو ایک نظر دیکھنے کے وہ کس قدر مشتاق تھے اس کا اندازہ آپ اس ایک واقعہ سے لگا سکتے ہیں۔ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء میں جب الٰہی مشیت کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہم سے جدا ہوئے۔ خاکسار ان دنوں سیرالیون میں تھا۔ ایک روز جب کہ حضور کی وفات کو قریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ میں نے مسجد میں ایک مخلص معمر احمدی دوست الفا سعید بنگورا کو بہت ہی اداس اور مغموم بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے جو ان کی خاموشی کا سبب دریافت کیا تو ان کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو اتر آئے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگے کہ کچھ نہیں۔ بس یونہی سوچ رہا تھا کہ اگر مجھ میں مالی استطاعت ہوتی تو میں کبھی کا پاکستان جا کر اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہوتا۔

یہ تو ایک دوست کا واقعہ ہے۔ بلاشبہ اور بھی بہت سی روحیں اس لمحہ کا نہایت بے قراری سے انتظار کر رہی تھیں کہ کب ان کا محبوب و مخدوم آقا ان کے پاس پہنچے۔ آج ان کی خواہش پوری آئی ہے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس دورے کے نہایت ہی بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ اور اس کے ذریعہ ...... جماعت کی ترقی ...... کے اسباب پیدا فرمائے اور اپنوں اور بیگانوں کو اس کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۶۴

منکہ محمد محی الدین عفا ولد محمد قاسم صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاک خانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ ایک مکان خام واقع چنتہ کنٹہ قیمت دو ہزار روپیہ جو والد صاحب مرحوم کا ترکہ ہے اور چار بھائی ایک بہن میں مشترک ہے موصی کا حصہ ۲/۹ ہے نمبر مکان ۱/۱۴ حدود اربعہ مغرب تمام راستہ جنوب مکان اعظم مارٹ بیڑی مشرق دین نگر قتال شمالی راج محمد صاحب احمدی

۲۔ اراضی سولہ ایکڑ خشکی جو والد صاحب مرحوم کا ترکہ ہے اور چار بھائی اور ایک بہن میں مشترک ہے۔ اس میں موصی کا ۲/۹ حصہ ہے

۳۔ راس المال تجارت میں مبلغ دو ہزار روپیہ ہے (۴) آمد بذریعہ تجارت سالانہ مبلغ پندرہ صد روپے میں اپنی بموجب مندرجہ بالا جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت آئندہ میری آمد و جائداد پر حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد بھی منقولہ و غیر منقولہ ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ محمد محی الدین ولد محمد قاسم صاحب مرحوم

گواہ شد:۔ محمد معین الدین، جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ۲۸/۳/۶۸

گواہ شد:۔ حسن محمد کلاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

وصیت نمبر ۱۳۷۶۲

منکہ شیخ عبد الحلیم ولد شیخ قمر علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت (مبلغ) عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مجھے ماہوار مبلغ ۷۰/- روپیہ ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوگی یا میں پیدا کروں گا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس جائیداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جو بھی میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ شیخ عبد الحلیم ۱۶-۱-۶۹

گواہ شد:۔ قریشی سعید احمد کارکن دفتر جائیداد قادیان۔ ۱۶/۱/۶۹

گواہ شد:۔ فتح محمد ولد قطب الدین موصی ۱۰۰۲۸ ساکن قادیان کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔

وصیت نمبر ۱۳۷۶۹

منکہ اقبال نساء بیگم زوجہ محمد کریم الدین صاحب شاہد پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ منقولہ درج ذیل ہے۔

(۱) مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ

(۲) طلائی زیورات قیمتی ایک ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ (۱۱۶۰ روپیہ) جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) نکلس وزنی ۲۲ ۱/۲ گرام قیمت ۳۶۰/- روپے

(۲) " " ۱۷ " " ۲۷۲/- "

(۳) انگوٹھیاں پانچ عدد وزنی ۱۶ گرام " ۲۵۶/- "

(۴) ٹاپس مع ائرنگ وزنی ۱۰ گرام ۱۶۰/- "

(۵) لچھا کا سے دانوں کا وزنی " ۱۱۲/- "

میزان ۱۱۶۰/- روپے

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری وفات پر ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں کوشش کروں گی کہ بالاقساط حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کردوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:۔ اقبال نساء بیگم نکہت ۲۸/۷/۶۹

گواہ شد:۔ محمد کریم الدین شاہد خاوند موصیہ۔ ۲۸/۷/۶۹

گواہ شد:۔ حضرت مولوی عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان ۲۸/۷/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۸۱

محمد سلیم نور ولد محمد عثمان نور قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک حال قادیان ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالا پور۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا کارکن ہوں۔ میری اسوقت ماہوار تنخواہ ۹۰/۵ روپے ہے۔ میں اپنی موجودہ اور آئندہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری میری جو جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ محمد سلیم نور موصی ۹/۲/۷۰

گواہ شد:۔ چوہدری عبد القدیر ولد سردار خان صاحب درویش قادیان

گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد ولد حافظ غلام غوث درویش قادیان ۹/۲/۷۰

وصیت نمبر ۱۳۷۷۸

صفیہ نصرت زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپیہ (۲) گھڑی مالیتی ہتر روپیہ اسکے علاوہ میری ابھی کوئی جائداد نہیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیدوں گی میں اس جائداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میں وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ صفیہ نصرت ۲۸/۱۲/۶۹ ۲۱

گواہ شد:۔ مخدوم حسین خادم مسجد مبارک قادیان ۲۱/۱۲/۶۹۔

گواہ شد:۔ قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان موصی ۹۲۹۲ والد موصیہ ۲۱/۱۲/۶۹

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر یحییٰ اور صدر جودت سنائے کا مشترکہ اعلامیہ

انقرہ ۶ رمئی۔ پاکستان اور ترکی کے سربراہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ تنازعہ کشمیر اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق طے ہونا چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے مساوی سطح پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جلد از جلد مذاکرات شروع ہونے چاہئیں۔ صدر جنرل یحییٰ خان کے دورہ ترکی کے اختتام پر کل ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جس میں جموں و کشمیر اور فرخا براج کے مسائل کے تصفیہ کے بارے میں بھارت کی ہٹ دھرمی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اعلامیہ میں قبرص اور فلسطین کے مسائل وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرنے پر زور دیا گیا۔ دونوں سربراہوں نے متنبہ کیا کہ اسرائیل کی طرف بیت المقدس کی حیثیت تبدیل کرنے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی۔

صدر یحییٰ نے استنبول کا عجائب گھر دیکھا

استنبول ۷ رمئی۔ صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کل استنبول میں نہایت مصروف دن گزارا۔ انہوں نے کل مشہور توپکاپی پیلس میوزیم کا دورہ کیا۔ اور وہاں سرور کائنات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی اشیاء کی زیارت کی۔ ان میں چمڑے کے ٹکڑے پر لکھا ہوا ایک خط جس میں غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے اور خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دکھائی گئی۔ آنحضورؐ کی ریش مبارک کا ایک بال آپ کا نقش پا۔ آپ کی تلوار۔ کمان اور جھنڈا شامل ہیں۔

ان تبرکات کو عجائب گھر کے ایک علیحدہ حصے میں شیشے کے بکسوں میں بڑی احتیاط سے محفوظ کیا گیا ہے۔

امریکی فوج کی مداخلت کے خلاف کارروائی کی دھمکی

ہانگ کانگ ۔ ۶ رمئی۔ چین نے سرکاری طور پر امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کمبوڈیا میں امریکی مداخلت کو چینی عوام کے خلاف جارحانہ حملہ تصور کرتا ہے اور اس کے نتائج نہایت تباہ کن ہوں گے چین نے امریکہ کے خلاف کمبوڈیا لاؤس اور شمالی ویٹ نام کی امداد کا بھی اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ کمبوڈیا کے خلاف امریکی سامراج کی جارحیت اور ہند چینی کی جنگ میں توسیع نہ صرف ہند چینی اور چین بلکہ جنوب مشرقی ایشیا اور پوری دنیا کے انقلابی عوام کے خلاف کھلی اشتعال انگیزی ہے جسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

امریکہ نے کمبوڈیا میں دوسرا محاذ کھول دیا

نام پنہہ ۶ رمئی۔ شمالی ویٹ نام کی فوجوں نے جنہیں ویٹ کانگ گوریلوں اور کمبوڈیا کے انقلابی دستوں کی حمایت حاصل ہے پورے مشرقی کمبوڈیا پر قبضہ کرنے کے بعد دارالحکومت نام پنہہ کی طرف تیزی سے پیش قدمی شروع کر دی ہے آخری اطلاعات کے مطابق ان فوجوں نے دارالحکومت سے صرف آٹھ میل دور واقع ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

کمبوڈیا کی سرکاری فوجیں مقابلہ کئے بغیر پسپا ہو رہی ہیں۔

جنگ کی صورت حال خراب ہونے کے پیش نظر امریکہ نے مزید دو ہزار فوج کل ماٹ نام پنہ میں اتار دی۔ اور کمیونسٹوں کی توجہ ہٹانے کے لئے جنوب مشرقی کمبوڈیا میں دوسرا محاذ کھول دیا ہے دوسری طرف کمبوڈیا میں امریکی فوج کی مداخلت کے خلاف امریکہ میں زبردست مظاہرے جاری ہیں ایاست اوہائیو میں کل رات فوج نے مظاہرہ کرنے والے طلباء پر گولی چلا دی جس سے کم از کم چار افراد ہلاک ہوگئے۔

شربت

فرحت افزا

موسم گرما کا بہترین مشروب
یہ شربت مفرح اور مقوی قلب ہے
موسم گرما کے
مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے
لُو اور پیاس
کا
بہترین علاج ہے
قیمت ۵ بوتل چار روپے
خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۳۸

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریک جدید میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور بغیر کسی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب کرام حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید ربوہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

صیغہ جائداد کو صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ جات کی طرف سے مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ کچھ شکستہ سامان وصول ہوا ہے جسے صیغہ ہذا بتاریخ ۱۵/۵ بروز جمعہ بعد نماز عصر بوقت ۶ بجے شام گراؤنڈ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں بذریعہ نیلام عام فروخت کرے گا۔ فروخت شدہ سامان کی قیمت موقع پر ہی نقد وصول کی جائے گی۔ خواہشمند احباب موقع پر پہنچ کر نیلامی میں حصہ لیں۔

سائکل	کرسیاں	سٹیچنگ مشین	بکس	بالٹی	ٹائم پیس
۵ عدد	دو عدد	۱ عدد	دو عدد	۱ عدد	۱ عدد

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ)

ملازمین حضرات توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملازمین حضرات کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

(۱)

ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(۲)

اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(۳)

عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں

اکثر ملازمین کو ماہ مئی میں تنخواہوں کے بقایا جات ملتے ہیں۔ نیز کئی ملازمین کو سالانہ ترقیاں مل رہی ہیں۔ اس لئے ملازمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر اپنی سالانہ ترقیاں اور بقایا جات کا ایک حصہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

گیمبیا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے باتھرسٹ کے مضافات میں اپنے دستِ مبارک سے ایک نئی مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا

گیمبیا سیکنڈری سکول کے ہال میں احباب جماعت سے حضور کا نہایت ایمان افروز اور رُوح پرور خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں اور طبیعت بحمد اللہ تعالیٰ اچھی ہے

جیسا کہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر تازہ ترین اطلاع سے احباب معلوم کر چکے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ سے بخیریت سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پہنچ چکے ہیں۔ ۵ رمئی کو باتھرسٹ سے روانگی سے قبل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو اطلاع بذریعہ کیبل گرام بھجوائی اور جو یہاں ۶ رمئی کو موصول ہوئی اس میں بتایا گیا ھے کہ حضور ایدہ اللہ نے ۳ رمئی بروز اتوار گیمبیا سیکنڈری سکول کے ہال میں جماعت احمدیہ گیمبیا کے احباب کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ احباب نے حضور کے ارشادات کو ذوق و شوق اور ولولہ عشق سے سرشار ہو کر بہت توجہ اور انہماک سے سُنا۔ وہ حضور کے زندگی بخش کلمات سے مستفیض ہو کر بے حد مسرور ہوئے۔ [illegible] سہ پہر کو حضور نے "کومبو" کے علاقہ میں جو باتھرسٹ کے مضافات میں ہے اپنے دستِ مبارک سے ایک مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔

حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں اور طبیعت بحمد اللہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور کامیاب و کامران بخیریت مراجعت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

مسجد مبارک کیلئے

خوش الحان مؤذن کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے ایک ایسے خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ جو خوش الحانی سے اذان دے سکے۔ اور مسجد کی خدمت کا فرض بھی ادا کر سکے۔

درخواست کنندگان اپنی درخواست صدر یا امیر کی معرفت بھجوائیں۔

امیر صاحب یا صدر صاحب درخواست کرنے والے کی صحت خوش الحانی اخلاقی حالت اور دینی حالت کے متعلق رپورٹ کر کے درخواست نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستِ دُعا

میری والدہ محترمہ تقریباً ساڑھے تین ماہ سے بعارضہ معدہ و پتہ کی سوزش بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

عبد القیوم ولد چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر
دار الصدر غربی ب ربوہ

درخواستِ دُعا!

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

خاکسار کے چچا زاد بھائی برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ روز سے شدید بیمار ہیں۔ کافی عرصہ سے ان کو پتہ کی سوزش اور معدہ کے ورم کی تکلیف تھی اور کمزوری کافی ہو چلی تھی۔ مگر چھ دن قبل اچانک شدید درد کا دورہ پڑا اور الٹیاں شروع ہو گئیں جہلم میں مکرم ڈاکٹر غلام مجتبےٰ صاحب ان کو فوراً اپنے گھر بغرض علاج لے گئے جہاں گلوکوز ڈرِپ وغیرہ لگایا گیا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا تو برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ایمبولینس بھجوا کر ان کو راولپنڈی بلوا لیا۔ جہاں ہ ۔ م ۔ ح میں داخل کیا گیا۔ تین روز سے الٹیوں کی شدت ہے اور مونہہ کے ذریعہ کوئی غذا نہیں جا رہی صرف گلوکوز ڈرپ دیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ پتہ اور معدہ کی سوزش شدت اختیار کر گئی ہے کمزوری بے حد ہو چکی ہے۔ اور ڈاکٹروں نے اپریشن ضروری قرار دیا ہے ان کی عام حالت تشویشناک حد تک کمزور ہو چکی ہے اور اس حالت میں اپریشن بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ لہٰذا خاکسار تمام احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص دستِ شفا سے برادرم میاں منیر احمد صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے اور اپریشن کو اپنے فضل سے کامیاب فرما کر صحت بحال فرمائے اس قادر و توانا خدا کے ہاتھ میں سب قدرت ہے اور وہی ہمارا سہارا ھے وہی شافی مطلق ھے پس دوستوں سے بہت عجز و انکسار سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا منور احمد

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مکرم محترم قائم مقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مجلس انصار اللہ راولپنڈی اور مجلس انصار اللہ پشاور بالترتیب ۱۵، ۱۶، ۱۷ ہجرت / مئی اور ۱۶، ۱۷ ہجرت / مئی ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء کو اپنے اپنے ہاں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد کر رہی ہیں۔ مرکز سے مندرجہ ذیل پانچ بزرگوں کے وفد کی ان دونوں اجتماعات میں شمولیت کی توقع ھے

۱۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائم مقام نائب صدر
۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب قائم مقام نائب صدر۔
۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۴۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب۔
۵۔ محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب

اضلاع راولپنڈی اور پشاور کے انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر ان اجتماعات کی برکات سے حصہ لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت مددگار کارکن

كلية الطب بالجامعة الاحمديه (طبیہ کالج) ربوہ میں ایک خواندہ مددگار کارکن کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قواعد ۶۵ روپے ماہوار دی جائے گی۔ سروس گریڈ ڈ ہوگی۔ سائیکل رکھنے والے کارکن کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں مع تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ حلقہ ۵/۱۲ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲